ہوجاتا ہے اور کبھی ہیجان اور درد پیدا ہوتا ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ یہ لطف روح کے لئے یا اعضاء کی صحت وسلامتی کے لئے مؤثر نہیں ہے بلکہ مؤثر اس کی مشیت ہے۔

## کائنات عالم کے لیے انسان کی ضرورت

موٹر، ہوائی جہاز، تار، ٹیلیفون، کارخانے، فیکٹریاں، ملیں، ریلیں، ٹرین، سب بے کار اور ایک قلم معطل ہوجائیں۔ اگر ان کا بنانے والا انسان اور ان کو حرکت میں لانے والا انسان درمیان سے حذف ہوجائے۔

انسان جس روز صفحۂ ہستی سے ختم ہوجائے گا تو یہ تمام مصنوعات، ایجادات اور کارخانے مشنریاں، فیکٹریاں سب لغو محض ہو جائیں گی۔ اور غور کیجئے ایک مثال کو سامنے رکھیئے۔ ٹیلیفون سے آپ بات کرتے ہیں۔ اور مدراس میں بیٹھکر کلکتہ بمبئی سے گفتگو کرلیتے ہیں اور خوش ہوجاتے ہیں کہ سائنس کے کمال سے آپ کو کس قدر فائدہ پہونچ رہا ہے۔ لیکن قدرت کے عطیہ کو بالائے طاق رکھ کر قدرت کی اس عظیم کاریگری کو بھول جاتے ہیں۔ سوچئے کہ اگر طرفین سے بولنے والی زبان اور سننے والے وہ کان نہ ہوں تو وہ ٹیلیفون ہے کس کام کا۔ ٹیلیفون آپ کی میز پر رکھا ہوگا اور کسی کام کا نہ ہوگا۔ مگر جب آپ ہاتھ سے اٹھاتے ہیں اور ہیلو، ہیلو اپنی زبان سے پکار کر اپنے کان سے اس کی بات سنتے ہیں تو یہ ٹیلیفون کارآمد بن جاتا ہے اور دونوں طرف سے زبان، کان اور ہاتھ اور دل کا ارادہ اور دماغ کی سلامتی کام کر رہی ہے جو قدرت کے ان شاہکاروں پر غور کرے گا اسے یہ ایجادات عاد متحیر نہیں کرسکتیں۔ اکبر الہ آبادی مرحوم نے کیا ہی خوب لکھا ہے ؎

جو ہے محو تاروں کی چال کا اسے انجنوں کا خیال کیا
وہ نظر زمین پہ کیوں جھکے کہ جو آسماں سے قریب ہے